هو المستعان

صلائے نادر

اس مضمون مین تمام اون بڑی بڑی موجودہ سلطنتون کا موازنہ برٹش گورنمنٹ کے ساتھہ کرکے یہ دیکھلایا گیا ہے کہ مذہبی آزادی مین دنیاوی آسایش مین - انسانی ہمدردی مین - ملک کے امن وامان مین - ترقی علم وتجارت وصنعت مین دنیا کی کوئی سلطنت برٹش گورنمنٹ کو نہین پاتی -

اہل ہند اس انعام الہٰی کی قدر کرین - اور ناشکرگذاری کے الزام سے اپنے آپ کو بچائین -

اسی سلسلہ مین مضامین ہین جو اصلاح اخبارات اور تعلیم حال کے نقصانات پر لکھے گئے ہین جن سے غرض یہ ہے کہ اہل ملک صحیح طریقے اور صحیح مزاج اختیار کرین تاکہ سلطنت کے ساتھہ یکجہتی بڑہے اور اطمینان سے ملک ترقی کرے -

خاکسار نادر علی وکیل آگرہ

مطبع آگرہ اخبار آگرہ مین خواجہ صدیق حسین کے اہتمام سے چھپا

یکم جون ۱۹۱۴ء مطابق ۶ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ

پبلک اوپنین قایم کرنے کا بڑا ذریعہ اخبار ہے

انگریزی سلطنت کے اصول قوانین اور ایشیا کے طرز حکمرانی مین زمین و آسمان کا فرق ہے ہندوستان و یورپ مین باعتبار نسل اور باعتبار آب و ہوا ضروریات زندگی مین ایسا فاصلہ بعید ہے کہ مشرق ہمیشہ مشرق رہے گا اور مغرب ہمیشہ مغرب سمجھا جایگا جو ضبط - حلم - وقار اور مال اندیشی خدا نے اس عہد مین انگلستان کا حصہ کیا ہے ناممکن ہی کہ ہند مین قومی اختصاص کی شکل مین پایا جاے - مستثنےٰ شخصی صورتین ممکن الوقوع ہین لیکن باعتبار خصوصیات نسل ترقی کی زیادہ امید نہین کیجاسکتی ہے اور یہی بات تعلیم و تربیت کی ضرورت کو زیادہ اہم بناتی ہے - ہم تعلیم و تربیت کے الفاظ کو تعمیم کے ساتھ استعمال کرتے ہین - اسمین ابتدائی عمر کا زمانہ تربیت سے مختص ہے - اور تعلیم اوس زمانہ سے خصوصیت رکھتی ہے جو مدرسون اور کالجون مین صرف ہوتا ہے اس زمانہ تربیت و تعلیم کے حدود مین اوس زمانہ کو بھی شامل سمجھنا چاہیے جو مدرسون و کالجون کے بعد عملی میدانون مین ہمدردی (سٹیزن) کو پیش آتا ہے اسی زمانہ کی طرف سے جو غفلت ہوئی یا ہوتی ہے اوسکا نتیجہ وہ بیقراریان بےچینیان - ناعاقبت اندیشیان اور ناسزا گذاریان ہین جو اہل ہند کو بدنام اور گورنمنٹ کو بددل بنائے ہوئے ہین -

جو باتین جنگل علے مین ظاہر ہون وہ کسی شخص واحد کے فعل سے متعلق نہین بلکہ اون اسباب ناگزیر کے نتائج ہوتی ہین جو گرد و پیش - قرب و جوار کے حالات سے پیدا ہوتی ہین پس اگر

اہل ہند سے کچھ غلطیاں سرزد ہوں تو انکا قصور نہیں اور اگر اہل سلطنت اپنی کوششوں میں ناکامیاب رہیں تو اونکا بددل ہونا محل ہے

ہم بکمال ادب وخلوص اپنے اہل ملک اور سلطنت کی خدمت مین التماس کرنا چاہتے ہین کہ ان سب کا نعم البدل پبلک اوپنین ہے جو ایک ایسا مرکب نسخہ ہے کہ زندگی کے تمام شعبون کی اصلاح کرسکتا ہے۔ اسکی قوت کا اندازہ ہمارے اہل ملک کے امکان سے باہر ہے یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص چوری کرکے آتا ہے تو اوسکی پناہ کے لیے اعزا۔ اقارب دوست اور احباب موجود ہوتے ہین اوسکو زہریلا جانور سمجھکر علیحدہ کرین بجاے اسکے سوسائٹی کا ممبر بنانے مین کوئی اعتراض نہین۔ یا کوئی دروغ حلفی کرے یا بُری خبرون سے ملک مین بددلی پھیلاے تو اوسکے لئے کوئی پبلک اوپنین لعنت پیدا کرنیوالی نہین اگر کوئی حکمرانون کی جان لینے اور ان پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کرے تو کوئی اوسکا مانع نہین اسکے برعکس اگر قایم مقامان سلطنت مین سے کوئی حکمران فروعی یا اصولی غلطی کرے تو گورنمنٹ پر کوئی روک نہین جو ذرایع گورنمنٹ کی اطلاع کے ہین وہ ایسے مختلف اور مشکوک الوثوق ہین کہ گورنمنٹ کے دل پر کوئی نقش ثابت الاثر پیدا نہین کرسکتے۔

پبلک اوپنین کی قوت کو اہل مغرب خوب سمجھ سکتے ہین کیونکہ وہ اوسکے زیر اثر ہین۔ پبلک اوپنین کے قایم کرنے کا بہترین ذریعہ اخبار ہے جو معاشرت کی خرابیان وارتکاب جرایم اہل ملک سے اور غلط فہمیان وزیادتیان اہل سلطنت سے دور کرنے کا ایک بااثر آلہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اخبارون کی نشو ونما ہندوستان مین ایسے بے امتیازی کے ساتھ ہوئی ہے اور ہو رہی ہے

جیسے جنگل مین مفید اور زہریلے۔ نازک اور زبردست۔ سیدہے اور ٹیڑہے درخت بغیر کسی اہل وغرض خشق کے اپنی طبیعت کے زور سے پیدا ہو کر ایک انبوہ نامناسب بن جاتے ہین
ہندوستان کے اخبارات کی تحقیقات سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اونکے مہتمم و منتظم اول تو زیادہ تر وہ لوگ ہین جو اخبارون کو ذریعہ معاش و جلب منفعت سمجھے ہوتے ہین چونکہ اخلاقی و پولیٹکل اثرون سے اونکو زیادہ سروکار نہین۔ ملک کی بہبودی اور قومی مفاد سے کوئی تعلق نہین اسلیئے جن طریقون سے اونکی معاش مین زیادتی ہوسکتی ہے وہ بیدریغ اون کو کام مین لاتے ہین چونکہ ملک مین تہذیب خیال بہت تھوڑے آدمیون کا حصہ ہے اخبارون کو بضرورت خیال منفعت ذاتی عام پسند ہونا پڑتا ہے بیقید و تنگ خیال عوام کو اونہین مضامین سے رغبت ہوتی ہے جو اونکے خیالون و خواہشون کے موافق ہوتے ہین۔
دوسرے گروہ لوگ اخبارون کو جاری کرتے ہین جنہون نے ایک گونہ تعلیم پاکر اپنی زندگی کے کسی حصہ مین سلطنت کی طرف سے یا اہل ملک کی جانب سے ناکامیاب و بددل ہوکر اخبارون کو ذریعہ انتقام و دشنام سمجھا ہے وہ چاہتے ہین کہ دل کا بخار جن الفاظ مین نکل سکے نکالا جاوے جب کوئی خیر اندیش اونکے اصلاح خیال یا اصلاح مذاق کی کوشش کرتا ہے تو وہ اونکی طنز و طعنون کا ہدف ملامت بنتا ہے۔
تیسرے کچھ لوگ ایسے مضامین کے محرر ہوتے ہین جنکے عامیانہ خوشامد خود اہل سلطنت کی نگاہ مین اونکو سبک بنادیتی ہے عوض اسکے کہ اہل ملک کو اپنی سلطنت سے محبت ہو اونکی خوشامدانہ روش ایک گونہ نفرت بڑہادیتی ہے یہ نادان دوست جب پبلک اونہین کے

حدود سے منزلون دور ہین تو اسکے معنی کیا سمجھہ سکتے ہین ایسی صورت مین جب تک اخبارون کے سرچشمے باوقار۔ تجربہ کار۔ تعلیم یافتہ۔ مہذب اور ثقہ ہاتھون مین نہون گے محض سزائیون سے نہ اونکا عامیانہ پن جائیگا نہ سلطنت و رعایا کے درمیان شگفتگی پیدا ہوگی۔

جو اخبار ایسے حالات مین اور اِن مقاصد کے لیے ناکام و بددل اشخاص کے اہتمام سے نکلین جنکو اہمیت سلطنت۔ قوت گورنمنٹ۔ اپنے مرتبہ کا احساس اور صلاح فلاح ملک سے کچہہ سروکار نہو اور کسی اخلاقی ذمہ داری کا بار بھی نہو اون سے یہ امید کرنا کہ ایک مصلح اور مفید پبلک اوپینین قایم کر سکین عقل و حالات کے خلاف ہے۔

سلطنت کی طرف سے سزائین اونکے لیے ضرور مقرر ہین مگر سزا ایک المضاعف بدنصیبی ہے اور نہایت مجبوری کی حالت مین اختیار کرنے کی چیز ہے مثلاً ایک ناعاقبت اندیش اخبار اپنی طرز تحریر و طرز عمل سے عوام کے خیالات مین کجی پیدا کرنے کا سبب ہو سکے کسی ناعاقبت مضمون سے اخبار کی ضمانت یا مطبع ضبط ہوجائے تو یہ کہہ سکتے ہین کہ اوسکو باداش بجا ملی مگر نفس الامر مین اس ضبطی سے ملک اور زیر بار ہوا اور جو خراب اثر عوام کے قلب پر اس سزا سے پڑا وہ سلطنت کے بہترین معاوضہ سے زایل نہین ہوسکتا۔ جس خرابی کے استیصال کے لیے یہ احتیاطی سزا دیجاتی ہے وہ میلانون مین اور زیادہ کجی پیدا کرنے کا ذریعہ بنائی جاتی ہے اور ہزار گونہ قوتون سے طبیعتون کو مشتعل کرنے کی فکرین ہوتی ہین۔ لیکن جسطرح اخبارون کی آزادی ناعاقبت اندیش ہاتھون مین دینا خطرناک ہے

اسیطرح اخبارون کے لیے بے ضرورت سخت گیری آزادی خیال کو مضر ہوگی اور دلون مین خیال سے بدل کر شکوے ورنج کی شکل مین اپنا اثر کرگی جسکا نتیجہ سڈیشن اور ایجیٹیشن ہے آخر کار ایسے لوگ بم پھینکنے والون اور جوشیلی شورش پسند گروہ کی تعداد مین اضافہ کرنے والے ہوا کرتے ہین۔ اسکا علاج ملک مین ایک معتدل۔ صحیح الرائے اور زبردست پریس ہی ہو سکتا ہے۔ جو اوسے دن کی زحمتون سے اخبارات کو بچاے گا اور سلطنت کو جبر وسختی کی پالیسی برتنے سے روکے گا سلطنت کی خوبی تو یہ ہے کہ عوام کے خیالات مین پاکیزگی ہے نہ کہ انکی زبان بندکیجاے یہ سچ ہے کہ مقنن تعین جرایم مین اون حالات پر توجہ نہین کرتے اور نہین کرسکتے جنمین وقوع جرم یا خطا ہوئی ہو گو سزادہی مین اون پر التفات کیجاتی ہے مگر مدبران سلطنت کا دائرہ اختیار و فرض زیادہ وسیع ہے اگر اونکا کام تعین جرایم وسزادہی ہے تو اونکا اتنا ہی اہم یہ کام بھی ہے کہ اون حالات کی اصلاح کرین جنمین کوئی خطاوار گھر کر مرتکب خطاو قصور ہوتا ہے۔

یورپ مین تعلیم اس کثرت اور ایسے اصول سے ہوتی ہے کہ محض تعلیم یافتہ یا سٹیزن ہونا اس بات کی ضمانت ہے کہ وہ منافع ومضار اخبارات کو سمجھ سکتا ہے اور پبلک اونمین اوسکے دست شفقت یا تازیانہ عقوبت کا کام دیتی ہے۔ ہند مین وہ وقت ابھی نہین آیا ہے کہ پبلک اونمین قائم بھی ہو سکے چہ جائیکہ اپنے خوش کن اثر پیدا کرسکے اسلیے اہل ملک اور سلطنت کی خاص توجہ اور تدبیر کی ضرورت ہے تاکہ اخبارات اوس پیمانہ پر جاری رہین اور اون ہاتھون مین نشوونما پائین جس پر رعایا اور سلطنت کو وثوق ہو۔

اخباروں کی رائین ملک مین ایک بڑا ذریعہ اشاعت صلاح وفلاح کا ہو گو ہر اہل اخبار انہین اصول کا مدعی ہے مگر وہ دعوے (باستثناے خاص) بشکل دعاے باطل ہے اور اون سے سب مقاصد متدعویہ مفقود ہین -

ایک اخبار یا مضمون نگار ہندوستانی کا یورپ کے مضمون نگاروں سے مقابلہ کیا جاے تو زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوگا گو وہان کے مضمون نگار بھی طرح طرح سے اپنے مضمون کو دلکش بناتے ہین مگر یورپ کے اہل اخبار کو ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ ہمارے مضمون کا اثر ملک کے اخلاق اور امن وامان پر کیا ہوگا ہندوستان مین اخبار جسطرح نیکی و بہتری کا بڑا ذریعہ ہوسکتا ہے اوس سے زیادہ فساد وخرابی کا آلہ ہے۔ خود غرض اڈیٹر ایک لمحہ کے لیے یہ خیال نہین کرتا کہ اوسکے مضمون کا اثر ملک و عوام پر کیا پڑ رہا ہے اگر اوسکو یہ امید ہوتی ہے کہ کسی مضمون سے اوسکے اخبار کی اشاعت مین ترقی ہورہی ہے -

ہم اس بحث کے متعلق ایک یادداشت بطور اسکیم پیش کرتے ہین -

(۱) سب مین ضروری واہم مسئلہ اسٹاف کے بہم پہونچانے کا ہے جسمین حسب ذیل شرائط پائی جائین -

(الف) اڈیٹر مضامین نگار - اور منیجر باعتبار اپنی علمی قابلیت - عمر تجربہ - وقار اور وفاداری کے اس قابل ہون کہ گورنمنٹ اونکے قول وفعل پر بھروسہ کرسکے -

(ب) رعایا مین بھی بجاے خود وہ مرکز اعتبار ہون

(ج) اونکا مدبرانہ مبلغ (اسٹینڈس) اس پایہ کا ہو کہ قانون اور کونسلون کی اہمیت کو سمجھ سکین

(د) اون مین کم از کم دو ایک آدمی ایسے ہی ہون جو یورپ کے حالات کو کم و بیش سمجھتے ہون۔

(ہ) ہندو مسلمانون کے اصول مذہب سے واقف ہون۔

(۲) پالیسی اخبار کی ایسی ہونی چاہئے جو حالات اور رجحان ملک کی رعایت کو ملحوظ رکھے اور خیالات فرمان رواؤن کی مصلحت پر مبنی ہو۔

(۳) کونسلون مین جو ناموزون سوالات کیے جاتے ہین اون سے نہ صرف کونسل کا وقت ضایع جاتا ہے بلکہ بہت سی باتین ایسی ہوتی ہین جنکا جواب دینے کے لئے ذمہ داران گورنمنٹ کو بہت سی اطلاعین جمع کرنی پڑتی ہین۔ قومی اور باخبر اخبار نہایت آسانی سے قبل اسکے کہ ان سوالات کی کونسلون مین نوبت آئے صحیح طور پر اونکی تردید عوام الناس کے سامنے پیش کر سکتے ہین اور کونسل زحمت جوابات سے بالکل مستغنی ہو سکتی ہے۔

(۴) بڑی ضرورت اسکی ہے کہ غیر ملکون کے بُرے خیالات اور بدخواہ و بددل جماعتون کی کوششین جن سے ہندوستان خالی نہین اونکے اثر سے عوام اور نوجوان تعلیم یافتہ محفوظ رکھے جائین سب مین خطرناک بُری خبرون اور خراب خیالات کا ملک مین پھیلنا اور عوام کا اون سے اثر پذیر ہونا ہے موجودہ قانون مطابع اسکی روک و اصلاح کی ناکافی تدبیر ہے۔ اس سے کامل انسداد خرابیون کا نہوا اور نہ موجودہ شکل مین انسداد کی امید پائی جاتی ہے۔

(۵) اون خراب اثرون کی بھی محافظت کیجاسکے جو غیر ملکون سے خبرون کی شکل مین اڑ کے جاتے ہین یا یہان سے باہر پہونچائے جاتے ہین۔ آج کل اس قسم کے مضر باتین جو یہان آتے ہین یا یہان سے باہر بھیجے جاتے ہین وہ نیک نیتی پر مبنی نہین اونمین حاسدانہ

خود غرضی او غلط فہمی ہوا کرتی ہے اگر ان کی صحیح طور پر نگہداشت نہوگی تو بین الاقوام پیچیدگیان پیدا ہونے کا قوی احتمال ہے موجودہ حالت مین اہل ہند کسیطرح اس قابل نہین کہ مسایل بین الاقوام کو صحیح طور پر سمجھہ سکین۔

(۶) چونکہ علیگڈھ کالج ہم مسلمانون کی تعلیم کا مرکز ہے اور اغلب زادہ جلد یونیورسٹی ہوجاے نہایت ضرور ہے کہ وہان کے طلبا کے حالات وخیالات مین مسلح ترقی کیجاے اور وہان کے حالات سے صحیح طور پر قوم باخبر رہے اور ہی اصلاح۔ ملک کے دوسرے کالجون سے مابہ الامتیاز رہے۔ اسکا لحاظ مسلمانون کے تمام اسکول وتعلیم گاہون مین ملحوظ رکھا جاے گورنمنٹ کو بھی ایک مسلم الثبوت وفادار قوم کی تعلیم گاہ پر جسکی بنا گورنمنٹ کی خیر خواہی پر ڈالی گئی ہے پورا بھروسہ رکھنا زیبا ہے غلط افواہون یا مشتبہ خیالات پر کوئی شک کرنا ایک دور بین۔ دانشمند اور مدبر گورنمنٹ کے تجربہ سے بعید ہوگا۔

مسلمانون کو اسکے اظہار کی ذرا بھی ضرورت نہین کہ وہ وفادار ہین مطیع اور فرمان بردار ہین۔ اونکا طرز عمل ہمیشہ اسکا گواہ حال رہا اور ہر خطرناک موقع پر اونھون نے اسکا ثبوت دیا ہے۔ وہ خوب جانتے ہین کہ اونکی جان۔ مال اور مذہب کی حفاظت وسلامتی محض برٹش گورنمنٹ کی قیام واستحکام سلطنت پر منحصر ہے۔ اسلئے گورنمنٹ اور نیز مسلمانون کے لئے خاص طور پر مناسب ہے کہ غلط فہمی درمیان مین نہ پیدا ہونے دین اور ایک دوسرے کے لئے کشادہ آغوش رہین۔ یہی اصلی پالیسی سید احمد خان مرحوم کی تھی اور اسی پالیسی پر قایم رہنے کی ہدایت حضور ویسراے لارڈ ہارڈنگ بالقابہ نے ۲۵۔ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء کو بمقام دہلی مسلمانون کو فرمائی ہے۔

خاکسار نادر علی وکیل آگرہ

مطبوعہ مطبع آگرہ اخبار (وزیر الدین پرنٹر)